# نبوّت کا دعویٰ

## کرنے والے کے لئے شریعت کا حکم کیا ہے


المرسل والمحقق:

**ابوالحماد محمد اسرافیل حیدری المداری**

خادم الافتاء جامعہ عربیہ مدارالعلوم مدینۃ الاولیاء

مکنپور شریف کانپور نگر، یوپی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

کتاب کا نام : نبوت کا دعویٰ کرنے والے کے لئے شریعت کا حکم کیا ہے
موضوع : ختم نبوت اور مدعیانِ نبوت کے متعلق شرعی احکام
مصنف : حضرت علامہ مفتی ابوالحماد محمد اسرافیل حیدری المداری
پتہ : مدینۃ الاولیاء مکنپور شریف، کانپور نگر، اتر پردیش (یوپی)
سن اشاعت : ۲ جولائی ۲۰۲۶
ناشر : مداری میڈیا ڈیجیٹل پلیٹ فارم

---

Download Link This Book
You can easily download the official PDF version of this book from:
madaarimedia.com

**Note:** This digital edition has been beautifully prepared and published by **Madaari Media** to spread authentic Islamic knowledge. Please download, read, and share it with your family and friends to protect and strengthen our Imaan.

## سوال:

حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اگر کوئی شخص نبوت یا رسالت کا دعویٰ کرے— خواہ صراحتاً، خواہ اشارتاً، خواہ ظلی، بروزی، غیر تشریعی یا کسی اور تاویلی عنوان کے ساتھ—تو شریعتِ اسلامیہ میں اس کا کیا حکم ہے؟ نیز ایسے شخص کو نبی ماننے، اس کی تصدیق کرنے، یا اس کے کفر میں شک کرنے والے کے بارے میں کیا شرعی فیصلہ ہے؟

**مستفتی پیر سید حسن شاہ المدنی مدینہ منورہ سعودیہ عربیہ**

## الجواب اللهم هداية الحق والصواب

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله ربّ العالمين، والصلاة والسلام على سيد المرسلين، خاتم النبيين، محمدٍ وآله وأصحابه أجمعين۔

عقیدۂ ختمِ نبوت اسلام کے ان بنیادی، قطعی اور اجماعی عقائد میں سے ہے جن پر ایمان کا دار و مدار ہے۔ یہ عقیدہ نہ کسی تاویل کا محتاج ہے اور نہ کسی فلسفیانہ موشگافی کا۔ قرآنِ مجید، احادیثِ متواترہ، اجماعِ صحابہ اور فقہائے امت سب متفق ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں، آپ کے بعد کسی قسم کی نبوت یا رسالت کا دعویٰ کفرِ صریح ہے۔ اسی لئے تاریخِ اسلام میں جب بھی کسی شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا، امت نے بلاتردد اسے کذاب، مرتد اور دائرۂ اسلام سے خارج قرار دیا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُولَ اللهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۗ وَكَانَ اللهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا﴾ (سورة الأحزاب: 40)

ترجمہ: محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں کے خاتم (آخری) ہیں، اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

خاتَم اور خاتِم عربی لغت میں آخر الشیء کو کہتے ہیں: یعنی: جس کے بعد کوئی اور نہ ہو.

امام راغب اصفہانی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

''الخَتْمُ بُلُوغُ آخِرِ الشَّيْءِ''(مفردات القرآن)

ترجمہ: ''خَتْم'' کے معنی کسی چیز کے آخری درجے تک پہنچ جانا، یعنی اس کا اختتام تک پہنچنا ہے۔

علامہ ابن کثیر (م774ھ) تحریر کرتے ہیں:

"هٰذِهِ الْآيَةُ نَصٌّ فِي أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ ﷺ"(تفسیر ابن کثیر، ج6، ص428)

ترجمہ: یہ آیت اس بات میں قطعی نص ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں۔

امام قرطبی (م671ھ) علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

''فِيهَا دَلِيلٌ عَلَى أَنَّهُ ﷺ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ. لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ'' (الجامع لأحکام القرآن، ج14، ص 184)

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

''هٰذَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ كُلَّ مَنْ ادَّعَى النُّبُوَّةَ بَعْدَهُ فَهُوَ كَاذِبٌ'' (تفسیر کبیر، ج25،)

ترجمہ: ''یہ بات اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ جو شخص بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے، وہ یقیناً جھوٹا ہے۔

**دوسری آیتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:**

﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾

(سورۃ المائدہ:3)

ترجمہ: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل فرما دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو بطور دین پسند فرمالیا۔

جب دین مکمل ہو گیا تو نئی نبوت کی کوئی گنجائش باقی نہ رہی. کیونکہ نئی نبوت نئی وحی کو چاہے گی اور نئی وحی تکمیلِ دین کی نفی کرتی ہے۔

امام آلوسی علیہ الرحمہ روح المعانی میں فرماتے ہیں:

''فَكَمَالُ الدِّينِ يَقْتَضِي انْقِطَاعَ النُّبُوَّةِ.'' (روح المعانی، ج6، ص193)

ترجمہ: پس دین کا کامل ہونا اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ نبوت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہو۔

ائمۂ حدیث کا اس پر اجماع ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ختمِ نبوت کے باب میں معنوی تواتر کے ساتھ احادیث مروی ہیں، جن میں کسی قسم کی تاویل یا تخصیص کی گنجائش نہیں۔

حدیثِ ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے:

" قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ كَذَّابُونَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ، لَا نَبِيَّ بَعْدِي»

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں تیس بڑے جھوٹے ہوں گے، ان میں سے ہر ایک یہ گمان کرے گا کہ وہ نبی ہے، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا۔

(سنن ترمذی، کتاب الفتن، باب: ماجاء لا تقوم الساعۃ حتی یخرج کذابون، حدیث: 2219)

(ابوداؤد:4252,مسند احمد:5/278)

اس حدیث مبارکہ سے مستنبط ہوتا ہے کہ مدعیانِ نبوت کا آنا پہلے سے خبر دی گئی حقیقت ہے. اور ہر مدعیِ نبوت کذاب ہوگا. اور یہ ختمِ نبوت پر نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا صریح، غیر مؤول اعلان ہے.
اور حدیث لا نبي بعدي ایسی نص ہے جس میں نہ تخصیص ممکن ہے نہ تاویل۔

حدیثِ «لَا نَبِيَّ بَعْدِي» (کثرتِ طرق کے ساتھ)

«لَا نَبِيَّ بَعْدِي» یہ جملہ متعدد مواقع پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے۔ جن میں کچھ اہم مواقع حسب ذیل ہیں:

**(1)حدیثِ منزلت«أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي»**

(بخاری: 4416، مسلم:2404)

ترجمہ: اے علی! آپ کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو جناب ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی، سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

**(2)خطبۂ حجۃ الوداع میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:**

«يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَلَا أُمَّةَ بَعْدَكُمْ»(بیہقی، دلائل النبوۃ)

ترجمہ: "اے لوگو! بے شک میرے بعد کوئی نبی نہیں، اور تمہارے بعد کوئی اُمت نہیں۔"

حدیثِ لبنۃ میں ارشاد ہے

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ، إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ وَيَقُولُونَ: لَوْلَا وُضِعَتْ هَذِهِ اللَّبِنَةُ، قَالَ: فَأَنَا اللَّبِنَةُ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ»

(بخاری: 3535، مسلم:2286)

ترجمہ: میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک عمارت بنائی، اسے خوبصورت بنایا، مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی رہ گئی۔ لوگ کہتے تھے: کاش یہ اینٹ بھی رکھ دی جاتی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ اینٹ میں ہوں، اور میں خاتم النبیین ہوں۔

امام نووی علیہ الرحمہ تحریر کرتے ہیں:

"هَذِهِ الْأَحَادِيثُ صَرِيحَةٌ فِي إِبْطَالِ دَعْوَى النُّبُوَّةِ بَعْدَهُ ﷺ" (شرح صحیح مسلم، 15/117)

حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

"وَقَدِ انْعَقَدَ الْإِجْمَاعُ عَلَى أَنَّ ذَلِكَ عَلَى حَقِيقَتِهِ، وَأَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ مُطْلَقًا" (فتح الباری، 6/557)

ترجمہ: "اور اس بات پر اجماع منعقد ہو چکا ہے کہ یہ (بات) اپنے حقیقی معنی پر ہی ہے، اور یہ کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد مطلقاً کوئی نبی نہیں۔

حضرت قاضی عیاض علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

"مَنْ ادَّعَى النُّبُوَّةَ بَعْدَهُ فَهُوَ كَافِرٌ بِإِجْمَاعِ الْمُسْلِمِينَ" (الشفا، ج2، ص107)

ترجمہ: "جو شخص آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے، وہ مسلمانوں کے اجماع کے مطابق کافر ہے۔"

غرضیکہ ختمِ نبوت پر احادیث متواتر المعنی ہیں. حدیث «لَا نَبِيَّ بَعْدِي» نصِ قطعی ہے اور مدعیِ نبوت کذاب، مرتد، خارج از اسلام ہے، اس کے کفر میں شک کرنے والا بھی دائرۂ ایمان سے خارج ہے، ختمِ

نبوت پر اجماعِ امت اور اقوالِ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم ہے. قرآنِ مجید اور احادیثِ نبویہ کے بعد اجماعِ امت شریعتِ اسلامیہ کی تیسری قطعی دلیل ہے۔

ائمۂ اصول کے نزدیک ایسا اجماع جس کی مخالفت کسی معتبر صحابی سے منقول نہ ہو، قطعی الثبوت اور قطعی الدلالہ ہوتا ہے۔ عقیدۂ ختمِ نبوت پر صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کا اجماع نہ صرف قولاً بلکہ عملاً بھی ثابت ہے، اور تاریخِ اسلام میں اس کی روشن مثالیں موجود ہیں۔

امام غزالی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

"اِتِّفَاقُ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ عَلَى أَمْرٍ مِنَ الْأُمُورِ الشَّرْعِيَّةِ" (المستصفی، 174/1)

ترجمہ: امتِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا کسی شرعی امر پر متفق ہو جانا اجماع کہلاتا ہے۔

اگر نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا اور: تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے اس کی تکذیب کی، اس کے خلاف قتال کیا اور کسی ایک صحابیِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے بھی اس کے حق میں کوئی قول منقول نہ ہو تو یہ اجماعِ قطعی ہے۔

## مدعی نبوت اسود عنسی لعنة الله عليه کا واقعہ

اسود عنسی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آحیاتِ مبارکہ کے آخری ایام میں یمن میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ حضور سیدنا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے قتل کا حکم صادر فرمایا، چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے اس فتنے کا قلع قمع کیا۔

علامہ ابن کثیر لکھتے ہیں:

" كَانَ الْأَسْوَدُ الْعَنْسِيُّ كَذَّابًا ادَّعَى النُّبُوَّةَ فَقَتَلَهُ اللّٰهُ عَلَى أَيْدِي عِبَادِهِ" (البداية والنهاية، 5/329)

ترجمہ: اسود عنسی ایک جھوٹا تھا، اس نے نبوت کا دعویٰ کیا، تو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے ہاتھوں اسے ہلاک کر دیا۔

## مسیلمہ کذاب اور جہادِ مرتدین

مسیلمہ کذّاب کون تھا؟

مسیلمہ بن حبیب الحنفی، یمامہ (نجد) کے قبیلہ بنو حنیفہ سے تعلق رکھتا تھا۔ اس نے رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ ہی میں جھوٹا دعوئٰ نبوت کیا، اسی وجہ سے تاریخ میں وہ مسیلمہ کذّاب کے نام سے مشہور ہوا۔

اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ایک گستاخانہ خط لکھا جس میں نبوت میں شراکت کا دعویٰ کیا۔

حضور سیدنا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے جواب میں فرمایا: "زمین اللہ کی ہے، وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس کا وارث بناتا ہے، اور انجام متقیوں ہی کے لیے ہے۔" اور اسے صراحتاً کذّاب قرار دیا۔

## فتنۂ ارتداد اور مسیلمہ کی سرکشی

11ھ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد عرب میں فتنۂ ارتداد اٹھا۔ مسیلمہ کذاب نے: نبوت کا کھلم کھلا اعلان کیا، اپنی الگ شریعت گھڑی، نماز، اذان اور قرآن کی نقل میں مضحکہ خیز کلمات گھڑے، یمامہ میں ایک بڑی جماعت جمع کر لی۔ یہ محض فکری گمراہی نہیں بلکہ سیاسی و عسکری بغاوت بھی بن چکی تھی۔

## خلیفۃ المسلمین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فیصلہ

خلیفۂ اول حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسیلمہ کے خلاف جہاد کا فیصلہ فرمایا اور صحابیٔ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک عظیم لشکر دے کر یمامہ روانہ کیا۔

جنگِ یمامہ سنہ 11ھ میں واقع ہوئی یہ جنگ اسلامی تاریخ کی سب سے سخت اور خونریز لڑائیوں میں شمار ہوتی ہے۔

ابتدائی مرحلہ میں: مسیلمہ کذاب کے لشکر کی تعداد بہت زیادہ تھی بنو حنیفہ سخت جان اور مقامی علاقے سے واقف تھے، شروع میں مسلمانوں کو شدید دباؤ کا سامنا ہوا، کئی جلیل القدر حفاظِ قرآن صحابی شہید ہوئے.

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لشکر کو دوبارہ منظم کیا. مہاجرین و انصار کو الگ الگ صفوں میں کھڑا کیا

شدید حملہ کیا گیا. مسیلمہ اپنے ایک مضبوط قلعہ نما باغ میں گھس گیا. یہی مقام بعد میں "حدیقۃ الموت" (موت کا باغ) کہلایا۔ اسی باغ میں فیصلہ کن لمحہ آیا: جناب وحشی بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ (یہ وہی ہیں جنہوں نے اسلام سے پہلے سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کیا تھا) نے اپنا نیزہ پھینکا جو مسیلمہ کو لگا۔ اسی وقت ایک انصاری صحابی نے تلوار سے وار کیا، یوں مسیلمہ کذّاب واصلِ جہنم ہوا۔

حضرت وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے: "میں نے زمانۂ جاہلیت میں سب سے بہتر انسان (حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو قتل کیا، اور اسلام میں سب سے بدتر انسان مسیلمہ کو قتل کیا۔" مسیلمہ کے قتل کے ساتھ ہی فتنۂ یمامہ ٹوٹ گیا. بنو حنیفہ نے ہتھیار ڈال دیے، اسلام کی مرکزیت بحال ہوئی. حفاظِ قرآن کی بڑی تعداد کی شہادت کے باعث حضرت سیدنا ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں قرآن مجید کو باقاعدہ جمع کرنے کا فیصلہ ہوا.

مسیلمہ کذاب نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا۔

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ، قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَمَنْ قَالَهَا عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ»؟

فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

وَاللَّهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ، فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ، وَاللَّهِ لَوْ مَنَعُونِي عِقَالًا كَانُوا يُؤَدُّونَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهِ. قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ أَنَّ اللَّهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ. (صحيح البخاري، كتاب الزكاة، حديث: 1400)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہو گیا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ بنے، اور عرب کے کچھ قبائل کفر کی طرف لوٹ گئے، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: آپ لوگوں سے قتال کیسے کریں گے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: "مجھے لوگوں سے قتال کا حکم دیا گیا ہے یہاں تک کہ وہ لا إله إلا الله کہہ دیں، پس جو یہ کلمہ کہہ دے اس کا مال اور جان مجھ سے محفوظ ہو جاتے ہیں، مگر جبکہ اللہ کا کوئی حق باقی ہو، اور اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔"

اس پر حضرت سیدنا ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: "اللہ کی قسم! میں ضرور اس شخص سے قتال کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے، اس لیے کہ زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ اللہ کی قسم! اگر وہ ایک رسی (یا اونٹ باندھنے کا تسمہ) بھی روک لیں جو وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو میں اس کے روکنے پر بھی ان سے قتال کروں گا۔"

حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! پھر مجھے یہ بات سمجھ آ گئی کہ اللہ تعالیٰ نے ابو بکر کے سینے کو قتال کے لیے کھول دیا تھا، اور میں نے جان لیا کہ یہی حق ہے۔ یہ قتال صرف زکوٰۃ کے انکار پر نہیں بلکہ نبوت کے جھوٹے دعوے پر بھی تھا۔ تمام صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت کی کسی نے مسیلمہ کو نبی تسلیم نہیں کیا، سب نے اسے کذاب، مرتد اور واجب القتل مانا۔

امام طبری علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

''فَأَجْمَعَ الصَّحَابَةُ عَلَى قِتَالِ مُسَيْلِمَةَ لِدَعْوَاهُ النُّبُوَّةَ'' (تاریخ الطبری، 279/3)

ترجمہ: ''چنانچہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس بات پر اجماع کیا کہ مسیلمہ کے خلاف قتال کیا جائے، اس لیے کہ اس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔''

خلیفۃ المسلمین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :

''مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ نَبِيٌّ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ فَقَدْ كَفَرَ''

ترجمہ: ''جس شخص نے یہ گمان کیا کہ وہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبی ہے، تو وہ کافر ہو گیا۔''

یہ قول متعدد آثار میں منقول ہے اور فقہائے امت نے اسے بطورِ حجت نقل کیا ہے۔

حضرت قاضی عیاض علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

''أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ أَنَّ مَنِ ادَّعَى النُّبُوَّةَ بَعْدَهُ ﷺ فَهُوَ كَافِرٌ'' (الشفا، 107/2)

ترجمہ: ''مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ جو شخص آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے، وہ کافر ہے۔''

ابن تیمیہ حرانی لکھتے ہیں:

'' وَقَدْ أَجْمَعَ الصَّحَابَةُ وَالتَّابِعُونَ عَلَى تَكْفِيرِ كُلِّ مُدَّعٍ لِلنُّبُوَّةِ (الصارم المسلول، ص 108)

ترجمہ: ''اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور تابعین کا اس بات پر اجماع ہو چکا ہے کہ ہر اس شخص کو کافر قرار دیا جائے جو نبوت کا دعویٰ کرے۔''

حضرت امام نووی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

''هَذَا الْإِجْمَاعُ قَطْعِيٌّ لَا يَحْتَمِلُ خِلَافًا'' (شرح مسلم)

ترجمہ: یہ اجماع قطعی ہے، اس میں کسی اختلاف کی گنجائش نہیں۔

## ائمۂ اربعہ اور فقہائے امت کے نزدیک مدّعیِ نبوت کا شرعی حکم

قرآن، سنت اور اجماعِ صحابہ کے بعد فقہائے امت نے اسی منہج پر احکام مرتب کیے۔

ائمۂ اربعہ (حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی) اور ان کے متبوع فقہاء کے نزدیک نبوت کا دعویٰ کسی بھی معنی، کسی بھی تاویل اور کسی بھی عنوان سے کفرِ صریح ہے، اور ایسا مدّعی مرتد اور خارج از اسلام ہوتا ہے۔ اہلِ سنت کے یہاں اس مسئلے میں کوئی اختلاف معتبر نہیں۔

حضور سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ (م150ھ) رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''مَنْ ادَّعَى النُّبُوَّةَ أَوْ صَدَّقَ مَنْ ادَّعَاهَا فَقَدْ كَفَرَ''

ترجمہ: ''جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے، یا ایسے دعویٰ کرنے والے کی تصدیق کرے، وہ کافر ہو جاتا ہے.

یہ عبارت متعدد حنفی مصادر کے مضمون میں منقول ہے۔

فتاویٰ قاضی خان میں ہے:

''مَنْ قَالَ إِنَّهُ نَبِيٌّ أَوْ رَسُولٌ، أَوْ صَدَّقَ مَنْ يَقُولُ ذٰلِكَ، كَفَرَ، لِأَنَّهُ مُكَذِّبٌ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ'' (فتاویٰ قاضی خان، ج 3، ص 412)

ترجمہ: جو شخص اپنے آپ کو نبی یا رسول کہے، یا ایسے کہنے والے کی تصدیق کرے، وہ کافر ہو گیا، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تکذیب کرتا ہے: خاتم النبیین۔

ردالمحتار میں علامہ ابن عابدین قدس سرہ السامی فرماتے ہیں:

''وَالْإِجْمَاعُ قَائِمٌ عَلَى تَكْفِيرِ مَنْ ادَّعَى النُّبُوَّةَ بَعْدَ نَبِيِّنَا ﷺ'' (رد المحتار، ج 4، ص 453)

ترجمہ: اور ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والے کے کافر ہونے پر اجماع قائم ہے۔

امام مالک (م 179ھ) رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''مَنْ تَسَمَّى بِالنُّبُوَّةِ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ يُقْتَلُ وَلَا يُسْتَتَابُ'' (المدونة الكبری، ج 4، ص 226)

ترجمہ: جو شخص حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت کا نام اختیار کرے، وہ قتل کیا جائے گا اور اس سے توبہ بھی طلب نہیں کی جائے گی (یعنی یہ جرم کفرِ قطعی ہے)۔

امام قرطبی (مالکی) علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

''أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى أَنَّ مَنْ ادَّعَى النُّبُوَّةَ فَهُوَ كَافِرٌ'' (تفسیر قرطبی، سورة الاحزاب)

ترجمہ: مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے، وہ کافر ہے۔

حضرت امام شافعی (م 204ھ) رضی اللہ تعالیٰ عنہ الامّ میں فرماتے ہیں:

''لَمْ يَبْقَ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ نَبِيٌّ، فَمَنْ زَعَمَ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَهُوَ كَافِرٌ'' (الأم، ج 7، ص 284)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی باقی نہیں رہا، لہٰذا جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے وہ کافر ہے۔

امام نووی (شارحِ مسلم) علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

''وَفِيهِ تَكْفِيرُ كُلِّ مَنْ ادَّعَى النُّبُوَّةَ بَعْدَهُ ﷺ'' (شرح صحیح مسلم، ج 15، ص 117)

ترجمہ: اور اس میں اس بات کی تصریح ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والے ہر شخص کو کافر قرار دیا جاتا ہے۔

حضرت امام احمد بن حنبل (م 241ھ) رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''مَنْ ادَّعَى النُّبُوَّةَ فَهُوَ كَافِرٌ مُكَذِّبٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ'' (مسائل الإمام أحمد، رواية عبد الله)

ترجمہ: ''جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے، وہ کافر ہے، کیونکہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تکذیب کرنے والا ہے.

علامہ ابن قدامہ (حنبلی) علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

''وَمَنْ ادَّعَى النُّبُوَّةَ بَعْدَ نَبِيِّنَا ﷺ فَهُوَ مُرْتَدٌّ بِإِجْمَاعِ الْمُسْلِمِينَ'' (المغني، ج 12، ص 264)

ترجمہ: اور جو شخص ہمارے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے، وہ مسلمانوں کے اجماع کے مطابق مرتد ہے۔

**فقہ کا قاعدہ ہے**

الادّعاء بالنبوة كفرٌ بنفسه

نبوت کا دعویٰ بذاتِ خود کفر ہے، نیت یا تاویل معتبر نہیں۔

**نیز یہ بھی قاعدہ ہے**

التصدیق بالمدّعي کفرٌ أیضًا

مدعیِ نبوت کی تصدیق کرنا بھی کفر ہے۔ اور تیسرا قاعدہ یہ ہے "الشکّ في کفرہ کفرٌ" مدعیِ نبوت کے کفر میں شک کرنا بھی ایمان کے منافی ہے۔

(یہ قواعد فتاویٰ عالمگیری، رد المحتار اور الصارم المسلول میں مذکور ہیں)

## اصولِ تکفیر، حکمِ ارتداد، اور مدّعیِ نبوت کے ماننے والوں کا شرعی حکم

قرآن مجید، سنت مصطفوی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم، اجماعِ صحابہ اور ائمہ اربعہ کے اقوال سے یہ بات قطعی طور پر ثابت ہو چکی کہ نبوت کا دعویٰ کفرِ صریح ہے۔ تکفیر کا مفہوم اور اس کے اصول بیان کرتے ہوئے،

امام تفتازانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

"التَّكْفِيرُ: حُكْمٌ شَرْعِيٌّ بِخُرُوجِ الشَّخْصِ عَنِ الْإِسْلَامِ" (شرح العقائد النسفية، ص 154)

ترجمہ: تکفیر ایک شرعی حکم ہے جس کے ذریعے کسی شخص کے اسلام سے خارج ہونے کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔

اہلِ سنت والجماعت کا اصول یہ ہے: "نہ ہر خطا پر تکفیر، نہ قطعی کفر میں تاویل"

یعنی: جہاں نصِّ قطعی ہو وہاں تکفیر واجب اور جہاں شبہ ہو وہاں احتیاط لازم ہے۔

## وہ امور جن پر ائمہ نے بالاتفاق تکفیر کی ہے

قال ابن عابدین شامی ایک قاعدۂ کلیہ بیان کرتے ہیں:

''كُلُّ مَا كَانَ تَكْذِيبًا لِلْقُرْآنِ أَوْ السُّنَّةِ الْمُتَوَاتِرَةِ فَهُوَ كُفْرٌ'' (رد المحتار، ج 4، ص 224)

ترجمہ: ہر وہ بات جو قرآن یا متواتر سنت کی تکذیب پر مشتمل ہو، وہ کفر ہے۔

نبوت کا دعویٰ لازماً مشتمل ہے

تکذیبِ آیت ﴿وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾ و

تکذیبِ حدیث «لَا نَبِيَّ بَعْدِي» و

انکارِ اجماعِ امت پر لہٰذا: یہ کفرِ قطعی ہے، ظنی اور تاویلی نہیں۔

فقہاء فرماتے ہیں:

''الرِّدَّةُ: الرُّجُوعُ عَنِ الْإِسْلَامِ إِلَى الْكُفْرِ قَوْلًا أَوْ فِعْلًا أَوْ اعْتِقَادًا''

ترجمہ: ردّت یہ ہے کہ انسان اسلام سے پھر کر کفر کی طرف لوٹ جائے، خواہ یہ رجوع قول کے ذریعے ہو، یا فعل کے ذریعے، یا عقیدے کے ذریعے۔

مدّعیِ نبوت مرتد اس لیئے ہے کیونکہ وہ: ختمِ نبوت کا منکر ہے. خود کو منصبِ وحی کا اہل سمجھتا ہے اور قرآن و سنت کی تکذیب کرتا ہے.

امام ابن قدامہ حنبلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

''مَنْ ادَّعَى النُّبُوَّةَ فَقَدِ ارْتَدَّ عَنِ الْإِسْلَامِ'' (المغني، ج 12، ص 264)

جس شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا، وہ اسلام سے مرتد ہو گیا۔

مدّعیِ نبوت کو ماننے والے بھی کافر ہیں،

**قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:**

''وَكَذٰلِكَ مَنْ صَدَّقَهُ أَوْ شَكَّ فِي كُفْرِهِ فَهُوَ كَافِرٌ مِثْلُهُ'' (الشفا، ج 2، ص 107)

ترجمہ: "اور اسی طرح جو شخص اس (کافر) کی تصدیق کرے، یا اس کے کفر میں شک کرے، تو وہ بھی اسی کی طرح کافر ہے۔" یعنی جس شخص کے کفر پر شرعاً قطعی حکم ہو، اگر کوئی اسے سچا مانے یا اس کے کفر میں تردد و شک کرے تو شریعت کے نزدیک وہ خود بھی دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

**مدّعیِ نبوت کے ماننے والے کی تین قسمیں ہیں:**

(1) صراحتاً نبی ماننے والا وہ کافر، مرتد، خارج از اسلام ہے

(2) تاویل کے ساتھ ماننے والا (مثلاً: ظلی نبی، بروزی نبی، غیر تشریعی نبی، یہ تمام تاویلات باطل ہیں، نبوت میں شک کرنا کفر ہے۔)

(3) شک کرنے والا مثلاً "پتہ نہیں نبی ہے یا نہیں" یہ شک بھی کفر ہے. کیونکہ قطعی نص میں شک روا نہیں۔

کیا جہالت یا تاویل عذر بن سکتی ہے؟ تو جواب ہے! اصول ہے: ''لَا عُذْرَ فِي الْكُفْرِ الْقَطْعِيِّ بِالْجَهْلِ'' یعنی: بنیادی عقائد میں جہالت عذر نہیں ہے، ختمِ نبوت دین کا ضروری عقیدہ ہے۔

**علامہ شامی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:**

''اَلْجَهْلُ لَا يَصِيرُ عُذْرًا فِي مِثْلِ هٰذِهِ الْمَسَائِلِ'' (رد المحتار)

ترجمہ: "ایسے معاملات میں جہالت عذر نہیں بنتی۔"

یعنی جن مسائل کا تعلق ضروریاتِ دین، عقائدِ اسلام یا ایسے امور سے ہو جو عام مسلمانوں میں معروف و مشہور ہوں، ان میں لاعلمی کو شرعی عذر تسلیم نہیں کیا جاتا۔

اسی مفہوم کو فقہاء یوں بھی بیان کرتے ہیں: ''الجهل ليس بعذر فيما يُعلم من الدين بالضرورة''

"یعنی جن امور کا دین میں ہونا بدیہی طور پر معلوم ہے، ان میں جہالت عذر نہیں۔"

اہلِ سنت کا متفقہ اصول ہے کہ:

حدود کا نفاذ صرف اسلامی ریاست یا قاضی شریعت کا حق ہے. لہٰذا: فرد یا ہجوم کو اقدام کا حق نہیں. ماسبق میں نصی اور اجماعی بنیاد قائم ہوچکی کہ حضور سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت کا ہر دعویٰ کفرِ قطعی ہے۔

مرزا غلام احمد (قادیانی) نے ابتداءً مجدد و مصلح ہونے کا دعویٰ کیا پھر: مسیحِ موعود مہدی اور بالآخر نبوت کے دعوے (مختلف تعبیرات کے ساتھ) یہ تدریجی انحراف بالآخر ختمِ نبوت کی صریح نفی پر منتج ہوا۔

## قادیانی تعبیراتِ نبوت

قادیانی لٹریچر میں نبوت کی یہ تعبیرات ملتی ہیں: ظِلّی نبی، بُروزی نبی، غیر تشریعی نبی، اہلِ سنت کے نزدیک نبوت ایک واحد، غیر منقسم منصب ہے، اس کی کوئی قسمیں گھڑنا شرعی بدعت اور نصوص کی تحریف ہے۔

امام ابن حجر ھیثمی مکی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں :

''النُّبُوَّةُ اسمٌ لِحَقِيقَةٍ وَاحِدَةٍ لَا تَقْبَلُ التَّجْزِئَةَ''

ترجمہ: نبوت ایک ہی حقیقت کا نام ہے جو تقسیم اور تجزیہ کو قبول نہیں کرتی۔

(الفتاوى الحديثية, امام ابن حجرالھیتمي (باب مسائل في العقائد، ص:34 —) (بعض طبعات میں صفحہ آگے پیچھے ہو سکتا ہے)

اہلِ علم نے اسی عبارت کو نبوت کی حقیقت کے غیر قابلِ تجزیہ ہونے پر بطورِ دلیل نقل کیا ہے۔

## لفظ "خاتم" کی غلط تاویل

قادیانیوں کا دعویٰ ہے کہ: **خاتم** سے مراد افضل یا مہرِ تصدیق ہے، آخری نہیں۔

جبکہ تمام لغویین، مفسرین اور محدثین کے نزدیک: خاتم کا معنی آخِری ہے۔

امام راغب اصفہانی علیہ الرحمہ مفردات میں فرماتے ہیں:

''الخَتْمُ بُلُوغُ آخِرِ الشَّيْءِ'' **(مفردات)**

ترجمہ: **خَتْم** کے معنی ہیں: کسی چیز کے آخری حصے تک پہنچ جانا۔ یعنی جب کوئی عمل یا چیز اپنی انتہا کو پہنچ جائے تو اسے "خَتْم" کہا جاتا ہے۔

امام قرطبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

''لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ أَلْبَتَّةَ'' **(تفسیر قرطبی)**

ترجمہ: "ان کے بعد ہرگز کوئی نبی نہیں۔"

(یعنی رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی قسم کی نبوت باقی نہیں رہی، مطلق اور قطعی طور پر)

## حدیث «لا نبي بعدي» میں تاویل

قادیانی کہتے ہیں: "تشریعی نبی مراد ہے" یہ اضافہ حدیث میں موجود نہیں اور صحابۂ کرام نے کبھی نہیں سمجھا. ائمۂ اصول نے کبھی نہیں لکھا۔

امام نووی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

"هِيَ عَلَى عُمُومِهَا مِنْ غَيْرِ تَأْوِيلٍ" (شرح مسلم)

مرزا کے اقوال: عقیدۂ ختمِ نبوت کے منافی ہیں۔ مرزا کے اپنے بیانات میں خود کو نبی کہنا وحی کا دعویٰ اور مستقل منصب کا اظہار ہے اور یہ سب امور تکذیبِ قرآن و سنت و اجماع پر مشتمل ہیں۔

**اصولی قاعدہ ہے:**

"العِبْرَةُ بِالْمُعْتَقَدِ لَا بِالْأَلْفَاظِ"

حقیقت معنیٰ دیکھی جاتی ہے، الفاظ نہیں

## نبوتِ جزئی اور الہامِ کاذب اور جدید تاویلات کا علمی رد

ہر دور میں ختمِ نبوت کے منکرین نئے عنوانات، نئے الفاظ اور نئی تعبیرات گھڑ کر عوام کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ نبوتِ جزئی نبوت یا غیر تشریعی نبوت ایک باطل اصطلاح ہے بعض لوگ کہتے ہیں: "ہم تشریعی نبی نہیں مانتے، صرف غیر تشریعی یا جزوی نبی مانتے ہیں" تو معلوم ہونا چاہئے کہ اہلِ سنت کے نزدیک یہ مسلمہ قاعدہ ہے: "النُّبُوَّةُ مَنْصِبٌ وَاحِدٌ لَا يَتَجَزَّأُ" یعنی نبوت ایک مستقل منصب ہے۔

اس میں جزئیت یا تقسیم ممکن نہیں۔

امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

"النبوۃ اسمٌ لحقیقۃٍ واحدۃٍ لا تقبل الانقسام" (فتح الباری، مفہومًا)

جو شخص: غیر تشریعی، ظلی، اور جزوی کسی بھی عنوان سے نبوت کا اثبات کرے وہ کفرِ قطعی کا مرتکب ہے۔

اگر کسی کا دعویٰ ہو کہ "نبی کی جھلک یا سایہ کسی اور میں ظاہر ہو سکتا ہے" تو آپ جان لیں کہ یہ نظریہ: نہ قرآن حکیم میں ہے، نہ حدیث میں نہ صحابۂ کرام کے فہم میں، نہ ائمہ اُمت کے کلام میں ہے۔

امام قاضی عیاض علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

"لَا نُبُوَّةَ بَعْدَهُ لَا حَقِيقَةً وَلَا مَجَازًا" (الشفا، ج 2، ص 107)

ترجمہ: آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نہ حقیقی نبوت ہے اور نہ مجازی۔

**اہلِ سنت یہ مانتے ہیں:**

اولیاء اللہ کو الہام ہو سکتا ہے اور صالحین کو خواب میں بشارت مل سکتی ہے،

لیکن: لَا إِلْهَامَ يَرْقَى إِلَى مَقَامِ الْوَحْيِ" یعنی الہام: شریعت نہیں بناتا، نبوت نہیں ہوتا ہے بلکہ حجتِ عام بھی نہیں ہوتا۔

امامِ طریقت حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمہ والرضوان کا یہ مشہور اور مستند قول ہے:

"الطُّرُقُ كُلُّهَا مَسْدُودَةٌ عَلَى الخَلْقِ، إِلَّا عَلَى مَنِ اقْتَفَى أَثَرَ الرَّسُولِ ﷺ، وَاتَّبَعَ سُنَّتَهُ، وَلَزِمَ طَرِيقَتَهُ؛ فَإِنَّ طُرُقَ الخَيْرِ كُلَّهَا مَفْتُوحَةٌ عَلَيْهِ."

(الرسالة القشيرية للإمام أبي القاسم عبد الكريم القشيري ،باب: ذكر شيوخ القوم، ص: 43 (طبع دار الكتب العلمية، وغيرها)

یہ عبارت حلیۃ الأولیاء (ج10، ص255) اور دیگر کتبِ تصوف میں بھی منقول ہے، مفہوم کے اختلاف کے بغیر۔

ترجمہ: حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "تمام راستے مخلوق پر بند ہیں، سوائے اس شخص کے جو رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نقشِ قدم کی پیروی کرے، اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کا اتباع کرے، اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے طریقے کو لازم پکڑے؛ کیونکہ اس کے لیے خیر کے تمام راستے کھول دیے جاتے ہیں۔"

مجدد کو نبی کے ہم معنی لینا باطل ہے: حدیثِ شریف میں مجدد کی تعریف اس طرح کی گئی ہے —

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِينَهَا»"

(سنن أبي داود، كتاب الملاحم، باب ما يذكر في قرن المائة، حديث نمبر: 4291)

(صححه جمع من الأئمة، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "بے شک اللہ تعالیٰ اس امت کے لیے ہر سو(100) سال کے آغاز پر ایک ایسے شخص کو بھیجتا ہے جو اس کے لیے اس کے دین کی تجدید کرتا ہے۔"

واضح ہو کہ مجدد نبی نہیں ہوتا بلکہ عالمِ عامل ہوتا ہے، تجدید سے مراد دین کو نیا بنانا نہیں بلکہ بدعات کو ختم کرنا، سنت کو زندہ کرنا، قرآن وسنت کی طرف رجوع کروانا ہے۔

یہ حدیث عقیدۂ ختمِ نبوت کے عین مطابق ہے۔۔

امام سیوطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

" وَالْمُرَادُ بِالْمُجَدِّدِ: مَنْ يَقُومُ بِتَجْدِيدِ مَا انْدَرَسَ مِنَ الْعَمَلِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ، وَالْأَمْرِ بِمُقْتَضَاهُمَا، وَهُوَ عَالِمٌ عَامِلٌ، لَا نَبِيٌّ؛ لِأَنَّ النُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ بِسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ"

(الحاوي للفتاوي للإمام جلال الدين السيوطي ج 1، ص 334 (طبع متداول)

ترجمہ: مجدد سے مراد وہ شخص ہے جو کتاب و سنت پر عمل کے ان امور کو تازہ کرے جو مٹ چکے ہوں، اور ان دونوں (قرآن و سنت) کے تقاضوں کے مطابق حکم دے۔ اور وہ ایک عالم اور عامل ہوتا ہے، نبی نہیں، کیونکہ نبوت ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہو چکی ہے۔

امام سیوطی علیہ الرحمہ کے کلام کے مطابق مجدد کا کام دین کو زندہ کرنا ہے، نیا دین لانا نہیں. مجدد عالمِ عامل ہوتا ہے، صاحبِ وحی نہیں. مجدد کو نبی کہنا یا نبوت کا درجہ دینا باطل ہے. یہ بات عقیدۂ ختمِ نبوت پر مبنی ہے. بعض لوگ کہتے ہیں کہ میں نبی نہیں ہوں: مگر وحی کا دعویٰ کرتے ہیں اور وحی کا دعویٰ شریعت پر تصرف ہے. اور اصولی قاعدہ ہے:

"الْعِبْرَةُ بِالْمَعَانِي لَا بِالْأَلْفَاظِ"

یعنی معنی اگر نبوت کا ہے تو حکم نبوت کا ہی ہو گا۔

علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمہ ردالمحتار میں فرماتے ہیں:

"وَاعْلَمْ أَنَّ مَنْ ادَّعَى النُّبُوَّةَ صَرَاحَةً كَفَرَ بِالْإِجْمَاعِ، وَكَذَا مَنْ ادَّعَى مَعْنَاهَا، كَأَنْ يَدَّعِيَ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ، وَإِنْ لَمْ يَتَسَمَّ بِهَا، لِأَنَّ ذَلِكَ تَكْذِيبٌ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَلَٰكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾

(ردالمحتار علی الدر المختار کتاب المرتد، باب أحکام المرتد (ردالمحتار، ج4، ص367 — طبع متداول)

ترجمہ: اور جان لو کہ جو شخص صراحت کے ساتھ نبوت کا دعویٰ کرے وہ بالاجماع کافر ہے، اور اسی طرح وہ بھی کافر ہے جو نبوت کا معنیٰ و مفہوم کا دعویٰ کرے، مثلاً یہ دعویٰ کرے کہ اس پر وحی نازل ہوتی ہے، اگرچہ وہ اپنے آپ کو نبی نہ بھی کہے، کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تکذیب ہے:

"لیکن وہ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں" (سورۃ الاحزاب:40)

# نئے دور کے فتنوں کی علامات

معاصر مدعیان میں عموماً:

کرامتوں کا مبالغہ، خوابوں کو دلیل بنانا، علماء کو "جامد" کہنا،

امت کو "گمراہ" کہنا، اپنی اطاعت کو نجات کا معیار بنانا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پیش گوئی ہے:

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ كَذَّابُونَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ، لَا نَبِيَّ بَعْدِي»

(جامع الترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء لا تقوم الساعۃ حتی یخرج کذابون. حدیث نمبر:2219) حدیث: حسن صحیح ہے۔ ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "عنقریب میری امت میں تیس (30) بڑے جھوٹے پیدا ہوں گے، ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔"

قرآنِ مجید، احادیثِ نبویہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، اجماعِ صحابہ، ائمہ اربعہ، اصولِ فقہ، قواعدِ تکفیر کی روشنی میں یہ حقیقت دلائلِ قطعیہ کے ساتھ ثابت ہو چکی کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت کا ہر دعویٰ کسی بھی معنی، کسی بھی عنوان اور کسی بھی تاویل کے ساتھ — کفرِ صریح ہے۔

واضح ہو کہ عقیدۂ ختمِ نبوت اسلام کے ضروریاتِ دین میں سے ہے، جس پر ایمان کا دار و مدار ہے۔ قرآنِ مجید کی قطعی نص ﴿وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾، احادیثِ متواترہ خصوصاً «لَا نَبِيَّ بَعْدِي»، اجماعِ صحابہ اور ائمہ امت کے متفقہ فیصلے سے یہ امر یقینی و قطعی ہے کہ ہمارے حضور سیدِ عالم نور مجسم محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں، آپ کے بعد کسی قسم کی نبوت یا رسالت نہ واقع ہوئی ہے اور نہ ہو سکتی ہے۔ لہٰذا: جو شخص حضور نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت یا رسالت کا دعویٰ کرے وہ کافر، کذاب، مرتد اور خارج از اسلام ہے۔

جو شخص ایسے مدّعی کو نبی مانے یا اس کی تصدیق کرے وہ بھی کافر و مرتد ہے۔

جو شخص اس کے کفر میں شک کرے یا توقف اختیار کرے وہ بھی ایمان سے خارج ہے، کیونکہ قطعی نص میں شک کفر ہے۔

نبوت کی نئی تقسیمات مثلاً ظلی، بروزی، جزوی، غیر تشریعی سب باطل، مردود اور شرعاً کالعدم ہیں۔

الہام، کشف، خواب یا مجددیت نبوت نہیں، اور انہیں نبوت کے قائم مقام سمجھنا تحریفِ دین ہے. یہی اہلِ سنت والجماعت کا متفقہ، مدلل اور اجماعی موقف ہے۔

اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ وَخَاتَمُ نَبِيِّكَ، فَثَبِّتْنَا عَلَى هٰذَا الْإِيمَانِ حَتّٰى نَلْقَاكَ۔ اَللّٰهُمَّ احْفَظْ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ فِتَنِ الْكَذَّابِينَ وَالدَّجَّالِينَ، وَاجْعَلِ الْحَقَّ عَالِيًا إِلَى يَوْمِ الدِّينِ۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ، وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ۔ آمین ثم آمین۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

حررہ ابوالحماد محمد اسرافیل حیدری المداری

خادم الافتاء جامعہ عربیہ مدارالعلوم مدینۃ الاولیاء مکنپور شریف کانپور نگر. یوپی، انڈیا

رقم الجوالہ. 209202 ۔

+91 9793347086